



## سوال

(21) حائضہ عورت کا قرآن پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے؟ ہم ایک مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کرتی ہیں۔ بعض اہل علم کے بارہ میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ جائز کہتے ہیں اور بعض اس سے روکتے ہیں۔ ہمیں صرف قرآن و سنت سے اس مسئلہ کی وضاحت درکار ہے۔ (بعض طلبات، فیصل آباد۔ م۔ ن، بہاولپور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل علم کی اس میں آراء مختلف ہیں۔ امام بخاری، ابن جریر طبری، ابن المنذر، امام مالک، امام شافعی، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ان سب کے نزدیک حائضہ عورت کا قرآن کی تلاوت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ راجح بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرآن و سنت میں کوئی صریح اور صحیح دلیل موجود نہیں جس میں حیض والی عورتوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے روکا گیا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ عورتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حائضہ ہوتی تھیں۔ اگر قرآن مجید کی تلاوت ان کیلئے حرام ہوتی تو اللہ کے رسول انہیں قرآن مجید کی تلاوت سے روک دیتے جسے طرح کہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے روک دیتا تھا اور جب حیض کی کثرت کے باوجود کسی صحابی رسول نے یا اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت نقل نہیں کی تو معلوم ہوا کہ جائز ہے۔ اب اس چیز کا علم ہونے کے باوجود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت بالکل مستقول نہیں اس کو حرام کہنا درست نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس بارے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مروی ہے کہ:

(( لا تقرأوا لایحییٰ شیئا من القرآن )) (الوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے۔ جب یہ شخص جائزوں سے کوئی روایت بیان کرے تو وہ قابل اعتماد نہیں ہوتی اور یہ روایت مجازوں سے ہے اور دوسری جابر بن عبداللہ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لا یقرأوا لایحییٰ ولا لایحییٰ )) (دارقطنی)

یہ حدیث بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ اس کی سند میں محمد بن افضل ہے۔ جسے محدثین نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ احادیث گھڑنے کا بھی اس پر الزام ہے۔ یہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ ابن عجمی ایسے ہے اور یہ کذاب ہے۔



امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں :

"الایضاحان الإجماع بما علمی دکت ہذا یصار الی التول بالتحريم الإبدلیلی" (نیل الأوطار 1/446)

ان دونوں کے حدیثوں کو حائضہ عورت کیلئے قرآن مجید کی تلاوت کی ممانعت کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا اور بغیر دلیل کے اسے حرام نہیں کہا جاسکتا۔  
باقی مفتی اعظم شیخ ابن باز نے کہا ہے کہ ایسی عورت قرآن کو چھو نہیں سکتی۔ منہ زبانی پڑھ سکتی ہے لیکن مجھے اس کی کوئی دلیل نہیں ملی۔

((ابن القزآن الاطہر))

کہ قرآن کو طہار کے سوا کوئی نہ چھوئے، سے اسے پر استدلال درست نہیں ہے کیونکہ الاطہر کا معنی بخاری شریف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث متعین کرتی ہے۔ کہ اس کا معنی ہے مومن کے سوا قرآن کو کوئی نہ چھوئے۔  
حدامہ عندی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ